دِل کی اِصلاح

کیوں ضروری ہے؟

18-August-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

18 اگست، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دِل کی اِصْلاح کیوں ضروری ہے؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...طالِبِ عِلْمِ دِین کی نصیحت
- ...پاکیزہ دِل کی برکات
- ...اللہ پاک کے قُرب کا حق دار کون ہے؟
- ...دِل کی 4 بیماریاں اور اِن کے علاج
- ...دِل کی سختی کے 3 روحانی علاج

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مرتبہ رات میں مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرمادے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں تو کتنی آسانی سے گُناہ بخشوائے جا سکتے ہیں، مثلاً صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کریں، سَر جھکائیں، آنکھیں بَند کریں اور سبز سبز گنبد کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیں، اسی طرح رات کو سوتے وقت بستر پر قبلہ رُو بیٹھ کر، سر جھکائیں، آنکھیں بند کریں اور پیارے پیارے گنبدِ خضرا کا تَصَوُّر باندھ کر 3 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے، خیال رہے! کبیرہ گُناہ سچی توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں، یونہی قضا نمازیں، قضا روزے، بندوں کے مالی، جسمانی حقوق ذِمّے پر ہوں تو ان کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

وہ تو نہایت سَستا سودا، بیچ رہے ہیں جنت کا

---

1 … معجم کبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

ہم مُفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[1]

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

طالِبِ عِلْمِ دِین کی نصیحت

علّامہ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بچہ مدرسے میں اپنی تختی دھورہا تھا، پانی سے تختی کی سیاہی نہ اُتری تو بچے نے ایک رَسّی لی، اسے پانی سے گیلا کیا، پھر رَسّی پر مِٹّی لگائی اور اس کے ذریعے سیاہی دھونے لگا، قریب ہی ایک شخص کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، تختی دھونے کا یہ نرالا انداز دیکھ کر اُس شخص نے کہا: بیٹا! تختی کو رَسّی سے کیوں رگڑرہے ہو؟ بچہ بولا: سیاہی پکّی ہے، اسے اُتار رہا ہوں۔ اس شخص نے پوچھا: کیا رَسّی سے سیاہی اُتر

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔
2 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

جاتی ہے؟ بچہ ذہین تھا، فوراً بولا: جی ہاں! اُتر جاتی ہے، کیا آپ نے دیکھا نہیں، رَسّی سے ڈول باندھ کر کنوئیں میں لٹکاتے ہیں، پھر کھینچتے ہیں، کنوئیں کی مُنڈیر پتھر کی ہوتی ہے، اس کے باوُجود رَسّی کھینچنے سے اس پر گڑھے پڑ جاتے ہیں (یعنی رَسّی پتھر میں گڑھا ڈال سکتی ہے تو تختی سے سیاہی کیوں نہیں ہٹا سکتی)۔ آدمی بولا: بیٹا! پتھر میں گڑھا تو ایک مُدّت گزر جانے سے پڑتا ہے۔ بچہ بولا: جی نہیں! رَسّی کھینچنے سے گڑھا پڑتا ہے، اگر رَسّی کھینچی نہ جائے، خواہ صدیاں گزر جائیں، کنوئیں کی منڈیر میں گڑھا نہیں پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی بچے نے نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے اچھے انسان! میں نے آپ کو اِشارہ دیا ہے، اگر آپ اس میں غور کرتے تو آپ کے دِل کی سیاہی بھی مٹ جاتی۔ آدمی نے حیرت سے پوچھا: کیا میرے دِل پر بھی سیاہی ہے؟ بچہ بولا: چچا جان! سیاہی کس رنگ کی ہوتی ہے؟ کہا: کالی۔ بچہ بولا: تو گُناہوں سے بڑھ کر کالی کون سی شَے ہے؟ یہ سُنتے ہی آدمی نے چیخ ماری اور ندامت سے رونے لگا۔ بچہ بولا: چچا جان! اب آپ کو دِل صاف کرنے کی دَوا مل گئی ہے۔ آدمی نے پھر حیرانی سے پوچھا: وہ دوا کونسی ہے؟ بچے نے کہا: ندامت کے آنسو...!! یہ گُناہوں کو دھو کر دِل صاف کر دیتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک آنسو روزِ قیامت آگ کے سمندر بجھا ڈالیں گے۔ [1]

دِل ہائے گُناہوں سے بیزار نہیں ہوتا | مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی | پاکیزہ گُناہوں سے کردار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے | دِل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

1 ...بستان الواعظین، صفحہ: 100 بتغیر۔

افسوس! ندامت بھی عِصیاں پہ نہیں ہوتی | نیکی کی طرف مائِل عطّارؔ نہیں ہوتا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِل ٹھیک ہے تو سب ٹھیک ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمارا دِل سب سے قیمتی تختی ہے، اسے گُناہوں سے پاک کرنا مطلوبِ دِین ہے، یہی اِصلاح کا راز ہے، اسی سے آدمی سنورتا ہے، اسی سے کام بنتے ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا وَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً: اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ سُن لو! بے شک جسم میں خون کا ایک لوتھڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے، تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ لوتھڑا بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، سُن لو! وہ لوتھڑا دِل ہے۔[2]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَما فرماتے ہیں: بندے کے تمام کام اُس کے دِل سے وابستہ ہیں، اگر دِل پاک صاف ہو، اس میں اللہ پاک کی محبّت ہو، اللہ پاک کے محبوب بندوں کی محبت ہو، دِل میں اللہ پاک کا اور اس کی نافرمانی کا خوف ہو تو بندے کے تمام کام دُرُست ہو جاتے ہیں، بندہ گُناہوں سے بچنے لگتا ہے بلکہ گُناہ میں پڑنے کے خوف سے شُبہات سے بھی بچنے لگتا ہے اور اگر دِل بگڑ جائے، دِل نفسانی خواہشات کا پیروکار ہو جائے، اس میں خوفِ خُدا نہ رہے تو بندے کے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور بندہ نفسانی

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:163-165 ملتقطاً۔

2 ...بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرا، صفحہ:84-85، حدیث:52۔

خواہشات کے پھندے میں گرفتار ہو کر گُناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: دِل تمام جسم کا بادشاہ ہے اور تمام اعضا اس کا لشکر ہیں، اگر بادشاہ نیک ہو تو لشکر بھی نیک ہو جاتا ہے اور اگر بادشاہ بگڑ جائے تو پُورا لشکر بگڑ جاتا ہے۔[1]

دِل ہی ڈبوئے، دِل ہی ترائے | دِل سا دوست نہ دِل سا دُشمن

پاکیزہ دِل کی برکات

صحابیِ رسول حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے اور آخری رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو فرمایا: دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ جو تیرے دِل میں کھٹکے، اسے چھوڑ دو! یہاں تک کہ کوئی کھٹک باقی نہ رہے۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں دِل کی کھٹک کیسے جان سکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم کچھ کرنے لگو تو اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لیا کرو! بے شک دِل حرام پر لرزتا ہے، دھڑکن تیز ہوتی ہے اور حلال کام پر دِل پُر سکون ہوتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمارے دِل میں یہ خاصِیّت رکھی ہے کہ بُرا کام کرنے لگیں تو دِل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، شاید ہم میں سے بہت ساروں کو اندازہ ہو گا کہ جب بندہ پہلی مرتبہ کوئی بُرا کام کرتا ہے تو دِل پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے، مثلاً چور جب پہلی مرتبہ چوری کرتا ہے یا شرابی جب پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے، سُودِی کام کرنے والا جب پہلی مرتبہ سُود لیتا، دیتا ہے تو دِل گھبراتا ہے، دھڑکن تیز ہوتی ہے، اگر اس وقت

---

1 …جامع العلوم والحکم، صفحہ: 83-84 بتغیر۔
2 …جامع العلوم والحکم، صفحہ: 117۔

آدمی دِل کی سُن لے، ضمیر سے اُٹھنے والی آواز کو مان لے اور گُناہ سے رُک جائے تو دِل کی یہ کیفیت باقی رہتی ہے اور اگر بندہ اس وقت دِل کی فِکْر نہ کرے بلکہ بُرائی کر ڈالے تو آہستہ آہستہ اس بُرائی کا عادِی ہو جاتا ہے، یُوں دِل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور دِل کی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ہمارا دِل اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہے لیکن جب اس پر گُناہوں کی سیاہی چڑھ جائے، دِل بالکل گُناہوں سے ناپاک ہو جائے، تب یہ اچھائی بُرائی کی تمیز نہیں کر پاتا۔

دِل کہ تیمار ہمارا کرتا | آپ بِیمار ہے کیا ہونا ہے
تیرے بِیمار کو میرے عیسیٰ | غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے[1]

وضاحت: دِل ہماری تیمارداری کیسے کرتا وہ تو خود بیمار ہے، اے میری خبر لینے والے! میرے دل کی خبر لیجئے کہ اسے مسلسل دورے پڑ رہے ہیں، آپ کے سوا میرا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔

نیکی اور گُناہ کی انوکھی پہچان

ایک صحابیِ رسول ہیں: حضرت وابصہ رَضِیَ اللہُ عنہ۔ بہت پرہیزگار اور خوفِ خُدا والے تھے، اَکْثَر خوفِ خُدا کے سبب روتے رہتے تھے۔ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے نیکی اور گُناہ سے متعلق سوال کروں، چنانچہ دِل میں یہ ارادہ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گیا۔ سرکارِ عالی، وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اُدْنُ یَا وَابِصَۃُ! اے وابصہ قریب آجاؤ! میں قریب ہو گیا، یہاں تک کہ میرے گُھٹنے سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گُھٹنوں سے مِل

---

1 ...حدائق بخشش، صفحہ: 166-167 ملتقطاً۔

گئے۔ اب غیبوں کی خبر رکھنے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وابِصہ! مَیں بتاؤں تم کیا پوچھنے آئے ہو؟

(سُبْحٰنَ اللّٰہ! اسے کہتے ہیں: غیب کا عِلْم! کسی عاشِقِ رسول نے کیا خوب کہا ہے:

اے کہ ذاتِ پاکِ تُو صُبْحِ دُہُور | چَشْمِ تُو بِیْنَنْدَہ مَا فِی الصُّدُوْر

وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی ذات روشن صبح کی طرح ہے، آپ کی مبارک آنکھیں دِلوں کے حال دیکھ لیتی ہیں۔

خیر! حضرت وابِصہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی فرمائیے! میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟ فرمایا: وابِصہ! تم نیکی اور گُناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔ یہ فرما کر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تین مبارک انگلیاں آپس میں ملائیں اور میرے سینے پر رکھ دیں اور فرمایا: اپنے دِل سے پوچھ لیا کرو! نیکی وہ ہے جس پر تمہارا دِل مطمئن ہو اور گُناہ وہ ہے جو تمہارے دِل میں کھٹکے اور دِل میں تَرَدُّد آئے۔ (1)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: بُلند رُتبہ اولیائے کرام جن کے دِل پاک صاف ہوتے ہیں، دِل میں اللہ پاک کی معرفت کا نُور جگمگا رہا ہوتا ہے، نیکی اور گُناہ کا یہ معیار اُن کے ساتھ خاص ہے۔ (2)

جبکہ ہم جیسے عام لوگ جن کے دِل گُناہوں کی گندگی سے میلے ہیں، اُن کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ عُلَمائے کرام سے پوچھیں، عاشقانِ رسول مفتیانِ کرام کی خِدمت میں حاضر ہوں، وہ جو ارشاد فرمائیں، قرآن و سُنّت کی روشنی میں جو فیصلہ عطا فرمائیں، اس پر عَمَل کیا

---

1 ...مسند ابی یعلیٰ، جلد:2، صفحہ:105، حدیث:1584۔
2 ...لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، جلد:5، صفحہ:505 خلاصۃً۔

کریں۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور، پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت وابصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر ان کے دِل کو فیض دیا، جس سے ان کا نفس مُطْمَئِن اور دِل وسوسوں سے پاک صاف ہو گیا، چونکہ اب یہ دِل پاک صاف تھا، اس لئے فرمایا: اے وابصہ! آج سے گُناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دِل جمے وہ نیکی ہو گی اور جسے تمہارا دِل قبول نہ کرے، وہ گُناہ ہو گا۔ یہ حُضُور، پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ شریف کا اَثَر ہے ورنہ ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں۔[1]

دِل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا | سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

وضاحت: اے میرے پیارے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اپنے چاند جیسے پاؤں کے تلوے کو میرے سینے پر رکھ کر میرے دل کو ٹھنڈا فرما دیجئے آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! پاکیزہ دِل کیسی عظیم نعمت ہے، بلند رُتبہ اَوْلیائے کرام جن کے دِل صاف ہوتے ہیں، ان پر گُناہوں کی سیاہی نہیں ہوتی، معرفتِ اِلٰہی کا نُور ان کے دِل میں جگمگا رہا ہوتا ہے، ان کے دِل کو نیکی اور گُناہ کی جانچ دے دی جاتی ہے، خُدانخواستہ اگر اتفاقاً کبھی کوئی معاملہ ہو بھی جائے تو ان پاکیزہ دل والوں کو فوراً کھٹک جاتا ہے اور یہ گُناہوں سے بچ جاتے ہیں، یاد رہے! اولیائے کرام اللہ پاک کی عطا سے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

اُنگلی کی رگ پھڑک اٹھتی

شیخ ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حارِث مُحاسبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی لاعلمی میں شبہے (شک) والے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا لیتے تو آپ کی اُنگلی کی رَگ پھڑک جاتی

---

1 …مرآۃ المناجیح، صفحہ: 257-258 بتغیر قلیل۔

تھی، یُوں آپ کو معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ کھانا (100 فیصد) حلال نہیں ہے، اس میں کچھ شُبہ ہے۔ ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے، ایک عقیدت مند نے کھانے کی دعوت پیش کی، آپ اس کی دِل جوئی کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے، آپ نے پہلا ہی لقمہ مُنہ میں رکھا تھا، اسی کو منہ میں گھماتے رہے، نگلنے کی کوشش کرتے رہے مگر نگل نہ سکے، آخر آپ نے وہ لقمہ منہ سے نکال دیا۔ بعد میں معلوم ہوا؛ اس کھانے میں شُبہ تھا۔ [1]

اسی طرح بہت سارے اَوْلیائے کرام ہیں، جن کو حرام اور مشکوک کھانے کا عِلْم ہو جایا کرتا تھا۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں پاکیزہ دِل لوگ...!! دِل کی پاکیزگی کی عَلامات میں سے ہے کہ بندے کا نیکیوں میں دِل لگنے لگتا ہے، گُنَاہوں سے نفرت ہو جاتی ہے، اگر ہم بھی اپنا دِل پاک کریں، گُنَاہ چھوڑیں، پکی سچی توبہ کریں، نیکیاں کریں، نیکوں کی صحبت اِختیار کریں، کثرت سے تلاوتِ قرآن کر کے، ذِکْرُ اللہ کے ذریعے، موت کو یاد کر کر کے اپنا دِل پاک صاف کرنے کی کوشش کریں تو اَوْلیائے کرام جیسی کرامات اگرچہ نصیب نہ ہوں، گُنَاہوں سے نفرت تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مِل ہی جائے گی، نیکیوں میں دِل بھی لگنے لگے گا، نمازوں میں، عبادات میں سُرور بھی آئے گا، یُوں اللہ پاک نے چاہا تو دِل کی پاکیزگی کی برکت سے گُنَاہوں اور بُرائیوں سے بچ جائیں گے۔ اللہ پاک اَوْلیائے کرام کے صَدْقے ہمیں بھی دِل کی پاکیزگی کی فِکْر عطا فرمائے۔

دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد | کوئی ایسی ہَوا چلا یارَبّ!

---

[1] ...فیضانِ سُنّت، پیٹ کا قفلِ مدینہ، صفحہ: 827-828۔

نفس و شیطان ہو گئے غالب	ان کے چُنگل سے تو چُھڑا یارَبّ!
نیم جاں کر دیا گُناہوں نے	مرضِ عصیاں سے دے شِفا یارَبّ!
واسطہ میرے پیر و مرشد کا	مجھ کو تُو متقی بنا یارَبّ! (1)

دِل ہی انسان کی اَصْل طاقت ہے

یاد رکھئے! اَصْل زِندگی یہی ہے کہ بندے کا دِل زندہ ہو، اگر دِل زِندہ نہ ہو، گُناہوں کی سیاہی میں ڈوبا پڑا ہو تو زِندگی زندگی نہیں بلکہ وبال بن جاتی ہے۔

زِندگی زِندہ دِلی کا نام ہے	مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

روایات میں ہے جب رَبِّ کائنات نے اپنے دَستِ قُدْرت سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا جَسَدِ خاکی (یعنی مٹی کا جسم مبارک) بنایا، ابھی اس میں رُوح نہ ڈالی تھی، ایک عرصہ تک یہ جسم مبارک یونہی رہا، فرشتوں نے ایسی صُورت کبھی نہیں دیکھی تھی، فرشتے تعجب سے جسمِ خاکی کے آس پاس جاتے، اسے دیکھتے اور اس کی خوبصورتی سے حیران ہوا کرتے تھے۔ اِبْلیس (یعنی شیطان) جو اس وقت فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا، یہ بھی ایک روز حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ خاکی کو دیکھنے آیا اور اس کے گِرْد چکّر لگا کر بولا: اے فرشتو! (یہ ہے وہ جسے اللہ پاک نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے)، تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ یہ تو اندر سے ایک خالی جسم ہے، اس میں جگہ جگہ سوراخ ہیں، اس خالی جسم سے کچھ نہ ہو سکے گا، پھر (مزید دیکھنے کے بعد) بولا: ہاں! اس کے سینے کی بائیں (**Left**) جانِب ایک بند کوٹھڑی ہے، یہ خبر نہیں کہ اس میں کیا ہے؟ شاید یہی اُس لطیفۂ رَبّانی کی جگہ ہو جس کی وجہ سے یہ خلافت کا

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:79-81 ملتقطاً۔

حق دار ہوا ہے۔ [1]

دُنیوی ترقی کو دوام کب ملتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعی حقیقت ہے، ہماری ساری طاقت ہمارا دِل ہی ہے، آدمی کے پاس مال ہو یا نہ ہو، اعلیٰ لباس، قیمتی گاڑی، بینک بیلنس، کوٹھی بنگلہ، کچھ بھی نہ ہو، دِل صاف ہو، دِل میں نورِ ایمان ہو، عبادت کا نُور موجود ہو تو وہ شخص کامیاب ہے اور اگر آدمی کے پاس سب کچھ ہو، دُنیا کی ہر نعمت موجود ہو، دُنیوی لحاظ سے چاہے وہ کتنا ہی ترقی یافتہ ہو، اگر اس کا دِل سیاہ ہے تو وہ کامیاب ہونا تو دُور کی بات بعض دفعہ انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں رہتا۔ دیکھئے! فِرْعَون دُنیوی لحاظ سے کیسا ترقی یافتہ اور کامیاب تھا، اس کے پاس مال و دولت بھی تھی، تاج و تخت بھی تھا، حکومت بھی تھی، ہزاروں کے لشکر بھی موجود تھے، سب کچھ موجود تھا مگر اس کے پاس **پاکیزہ دِل** نہیں تھا، اس کے دِل میں ایمان کا، معرفتِ اِلٰہی کا نُور نہیں تھا، اس کا دِل کفر کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا تو دیکھئے! نتیجہ کیا نکلا...!! فِرْعَون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا گیا، اس کا کفر، اس کی سیاہ دِلی، اس کے دِل پر چھائے ہوئے غرور و تکبر کے اندھیرے اسے لے ڈُوبے اور یہ قیامت تک کے لئے نشانِ عبرت بَن کر رہ گیا۔

دوسری طرف مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِلافت ہے، آپ کم و بیش 22 لاکھ مربَع میل کے اکیلے خلیفہ تھے، اتنی بڑی سلطنت کا خلیفہ ہونا کتنی بڑی کامیابی ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ کا دِل بھی صاف تھا، دِل میں

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۃُ البقرۃ، تحت الآیۃ:30، جلد:1، صفحہ:267 بتغیر قلیل۔

ایمان کا نُور بھی موجود تھا، آپ کے دِل میں تکبر نہیں، عاجزی تھی، جہالت نہیں، عِلْم تھا، کفر نہیں، ایمان تھا، ناشکری نہیں بلکہ عبادتوں کا نُور تھا، اب یہاں دیکھئے! نتیجہ کیا ہوا...!! اللہ پاک نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کامیابیوں کو دوام عطا فرما دیا، اپنے تو اپنے ہیں کافِر بھی آج تک حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گُن گاتے ہیں، آپ کی سیرت سے، آپ کے اندازِ خِلافت سے سبق سیکھتے ہیں۔

معلوم ہوا؛ دُنیوی ترقی بھی حقیقتاً اسی وقت ترقی بَن سکتی ہے، جب دِل پاک ہو، دِل صاف ہو، دِل میں نُور ہو، اگر دِل گندا ہو، دِل پر گُناہوں کے میل چڑھے ہوں تو دُنیوی ترقی اگرچہ مِل سکتی ہے مگر اسے دوام (یعنی ہمیشگی) نہیں ملتی، گندے دِل والوں کی ترقی چند دن کی ہوتی ہے، پھر تَنَزُّلی شروع ہو جاتی ہے۔

کُفّارِ مکّہ اپنے طَور پر عزّت دار تھے، ان کے پاس مال تھا، دولت تھی، لوگوں میں قَدْر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، طاقت بھی تھی، ظاہِری حُسْن بھی بہت ساروں کو مِلا ہوا تھا مگر یہ کافِر تھے، دِل کے اندھے تھے، اللہ پاک نے فرمایا:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا٘ (پارہ:9، سورۂ اعراف:179)	ترجمہ کنزُالایمان: وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں۔

اللہ پاک مُردہ دِل والوں کے متعلق مزید فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴿۱۷۹﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:179)	ترجمہ کنزُالایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔

اللہ اکبر! معلوم ہوا؛ جس کا دِل اتنا سیاہ ہو جائے کہ اس میں ایمان کا نُور بھی باقی نہ

رہے، کفر ہی کفر بھر جائے، ایسا سیاہ دِل انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں ہے بلکہ وہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے۔

قوموں کے پُرانے مرض کا عِلاج

کسی شاعِر نے کہا ہے:

دِلِ مردہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | یِہی اُمّتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ

وضاحت: جب دِل مردہ ہو جاتے ہیں، دِلوں پر گُناہوں کا زنگ لگ جاتا ہے، کفر کی تاریکیاں چھا جاتی ہیں تو قومیں تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں، لہٰذا قوموں کو تباہی سے بچانے کا یِہی طریقہ ہے کہ اُن کے دِلوں کی اِصلاح کی جائے، سیاہ دِلوں سے زنگ اُتار کر انہیں اُجلا اُجلا چمکدار بنا دیا جائے۔

مُردَہ دِل والوں جیسے مَت ہو جاؤ...!!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْؕ

(پارہ:27، سورۂ حدید:16)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہوگئے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے پچھلی قوموں کا ذِکر فرمایا کہ وہ لوگ جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، وہ لمبی اُمّیدوں میں پڑے، جس کے سبب اُن کے دِل سخت ہو گئے، پس اے مسلمانو! اے محبوبِ ذی وقار، مکّی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے غُلامو! تم ہر گز اُن اہلِ کتاب جیسے مَت ہو جاؤ! بلکہ لمبی اُمّیدوں سے بھی بچو! اور اپنے دِل کی بھی خوب

حفاظت کرو...!!

سب سے بڑی سزا

تِرمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ اللہِ الْقَلْبُ الْقَاسِی یعنی سخت دِل والا سب سے بڑھ کر اللہ پاک سے دُور ہے۔[1] حضرت مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندوں کو جو سزائیں دی جاتی ہیں، ان میں سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ بندے کا دِل سخت کر دیا جاتا ہے۔[2]

قَلب سختی میں حد سے بڑھا ہے ۔۔۔ بندہ طالِب ترے خوف کا ہے
اِلتجائے غمِ مصطفےٰ ہے ۔۔۔ یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے ۔۔۔ نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے ۔۔۔ یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے[3]

اللہ پاک دِل دیکھتا ہے

ایک حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ، وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ، وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوبِکُمْ یعنی بے شک اللہ پاک تمہارے جسموں اور صُورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ پاک تو تمہارے دِل دیکھتا ہے۔[4]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا؛ دِل رَبُّ الْعَالَمِیْن

1...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:573، حدیث:2411۔
2...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ:260۔
3...وسائل بخشش، صفحہ:134 ملتقطاً۔
4...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم، صفحہ:995، حدیث:2564۔

کی نظر کا مقام ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو ظاہِر کو سنوارنے کا اہتمام کرے، اپنا ظاہِر دھوئے، میل کچیل سے ستھرا کرے تاکہ لوگ اس کے کسی ظاہری عیب کو نہ دیکھ سکیں مگر دِل کی صفائی کا اہتمام نہ کرے جو رَبُّ الْعَالَمِیْن کی نظر کا مقام ہے...!![1]

اللہ پاک کے قُرب کا حق دار کون ہے؟

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** غور کا مقام ہے! ہم نیند سے اُٹھ کر جب تک منہ دھو نہ لیں، گھر سے نکلنا گوارا نہیں کرتے، کپڑے میلے ہوں تو لوگوں کے سامنے جاتے ہوئے ہمیں جھجک مَحْسُوس ہوتی ہے، آج ہمارے معاشرے کے کئی نوجوان ہزاروں روپے صَرف بالوں کے سٹائل بنوانے پر لگا دیتے ہیں اور چہرے پر نہ جانے کیا کیا لگواتے ہیں، ان فیشنز (***Fashions***) پر روپے بھی خرچ ہوتے ہیں، وقت بھی لگتا ہے مگر لوگ یہ سب کرتے ہیں، کیوں؟ اس لئے تاکہ **میں اچھا نظر آؤں اور مجھے دیکھ کر لوگ میری تعریف کریں۔**

مگر افسوس! دِل میلا ہے، دِل پر گُناہوں کی سیاہی چڑھی ہوئی ہے، دِل میں بُرے خیالات ہیں، بدگمانیاں، تکبر، غرور ہے، دِل میں حَسَد کی آگ جَل رہی ہے، ہمیں اس کی ذرا فِکْر نہیں ہوتی حالانکہ دِل رَبِّ کریم کی نظر کا مقام ہے۔ سُلطان العارفین، شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب فرمایا: اگر نہانے دھونے سے رَبِّ کریم ملتا تو مچھلیاں سب سے زیادہ رَبِّ کریم کا قُرب پا لیتیں، اگر رَبِّ کریم اچھے بال بنوانے کے ذریعے ملتا تو بھیڑ بکریوں کے بال زیادہ ہوتے ہیں، وہ رَبِّ کریم کی زیادہ مقرب ہوتیں مگر حقیقت یہ ہے کہ رَبِّ کریم اُن کو ملتا ہے، جن کی نِیّت سچّی اور دِل پاک ہوتا ہے۔ شیخُ الْاِسْلام حضرت بابا فرید

1 ...منہاج العابدین، صفحہ:149 بتغیر۔

رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اور بندے کے درمیان حِجاب (یعنی رُکاوٹ یا پردہ) صِرف دِل کی گندگی کا ہے، اگر یہ حِجاب اُٹھ جائے (یعنی دِل پاک ہو جائے) تو بندے کو اللہ پاک کا قُرب نصیب ہو جاتا ہے۔[1]

پاک ہووَیں تے پاک مِلے، بِن پاکوں پاک نئیں مِلدا
سارے جِسم دے دھوَن نالوں توں دھو لے ٹکڑا دِل دا

وضاحت: اللہ پاک ہے، پاک لوگوں کو ہی اپنے قُرب سے نوازتا ہے، ظاہِری پاکیزگی کی نسبت دِل کی پاکیزگی پر زیادہ توجُّہ کرو! تاکہ تمہیں اللہ پاک کا قُرب حاصِل ہو جائے۔

دِل سب سے قیمتی تجوری ہے

حُجّۃُ الْاِسلَام، امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: دِل سب سے قیمتی تجوری ہے، سب سے قیمتی جواہرات دِل ہی میں پائے جاتے ہیں مثلاً اللہ پاک کی معرفت جو دونوں جہان کی سعادت کا ذریعہ ہے، یہ دِل میں پائی جاتی ہے ❀ بصیرت (مثلاً حکمت و دانائی) جس کے ذریعے انسان کو عزّت و بزرگی ملتی ہے، یہ بھی دِل ہی میں پائی جاتی ہے ❀ اِخلاص: جس کے ذریعے عبادات قبول ہوتی ہیں، یہ بھی دِل میں پایا جاتا ہے ❀ سارے اچھے اَخلاق جن کی وجہ سے انسان کو فضیلت ملتی ہے، یہ بھی دِل میں پائے جاتے ہیں ❀ ہر طرح کا عِلْم، حکمت: جس کے ذریعے انسان ترقی کرتا، دُنیا و آخرت میں بلند مقام حاصِل کرتا ہے، یہ بھی دِل ہی میں پائے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ **دِل سب سے قیمتی تجوری ہے**، لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی بھرپُور حفاظت کی جائے، اسے گُناہوں کے زنگ اور نفس و شیطان جیسے چوروں

---

1 ...ہشت بہشت، اسرار الاولیاء، صفحہ:30 بتغیر قلیل۔

ڈاکوؤں سے بچایا جائے تا کہ ہمارا اتنا قیمتی خزانہ محفوظ رہ سکے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دِل ہی اَصْل سرمایہ ہے، یہی اَصْل زِندگی ہے، دِل ہی اللہ پاک کی نظر کا مقام ہے، دِل کی پاکیزگی کامیابی کا ذریعہ ہے، اس کی بدولت ہی اللہ پاک کی معرفت نصیب ہوتی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم دِل کی صَفَائی ستھرائی پر بھرپُور تَوَجُّہ دیں، دِل کو گُناہوں کے مَیل سے بچائیں، باطنی گُناہوں سے دِل پاک کریں، بغض و کینہ، بدگمانی، محبّتِ دُنیا، محبّتِ مال، غرور، تکبر، حَسَد وغیرہ غلاظتوں سے دِل کو محفوظ رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں دِل کی پاکیزگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دِل کی 4 بیماریاں اور ان کے علاج

پیارے اسلامی بھائیو! دِل کی بیماریاں بےشُمار ہیں اور ان کے علاج بھی بہت زیادہ ہیں، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **منہاج العابدین** میں ان کا خُلاصہ کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: دِل کی سختی کے 4 بنیادی اسباب ہیں، اگر آدمی ان سے بچ جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا دِل صاف ہو جائے گا۔

(1): دِل کی سختی کا پہلا سبب: لمبی اُمّید

دِل کی سختی کا پہلا سبب ہے: لمبی اُمّید؛ یعنی لمبے عرصے تک زِندہ رہنے کا یقین۔ یہ دِل کی سختی کا بنیادی سبب ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ (پارہ:27، سورۂ حدید:16)	ترجمۂ کنزُالایمان: پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہوگئے۔

1 ...منہاج العابدین مترجم، صفحہ:145۔

لمبی اُمّید نیکیوں کی راہ میں رُکاوٹ اور ہر بُرائی کی جڑ ہے، یہ ایسی لاعلاج بیماری ہے جو اَور بہت ساری بیماریوں کا سبب بنتی ہے ❁ لمبی اُمّید کے سبب ٹال مٹول کی عادت پڑتی ہے ❁ نیک کاموں میں سُستی آتی ہے ❁ دِل پر غفلت کے پردے چڑھتے ہیں ❁ دُنیا کی محبّت بڑھتی ❁ حِرص میں اِضافہ ہوتا ہے اور آدمی دُنیا میں مشغول ہوکر آخرت کو بھول جاتا ہے، جس کے سبب اُس کا دِل سخت ہوجاتا ہے اور گُناہوں کا میل چڑھ جاتا ہے۔

اس لئے جو دِل کی اِصلاح چاہتا ہے، اسے چاہئے اپنی اُمّیدیں کم کرے اور موت کو ہر وقت اپنے پیشِ نظر رکھے۔

ہر قدم پر موت کا تَصَوُّر

ایک روز سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُسَامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ایک مہینے کے اُدھار پر سودا خریدتے دیکھا تو فرمایا: کیا تم اُسامہ پر تعجب نہیں کرتے کہ ایک ماہ کے لئے خریداری کررہے ہیں، اللہ کی قسم! جب میں زمین پر قدم رکھتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ قدم اُٹھانے سے پہلے موت آجائے گی، جب بھی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے نگلنے سے پہلے موت آجائے گی۔(1)

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے | کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا

دُنیا 3 سانسوں کی ہے

اس دُنیا میں ہمیں کتنا وقت مِلا ہے؟ اس تعلق سے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مختلف روایات ذِکر کیں، پھر فرمایا: میرے پیر صاحب فرمایا کرتے تھے: **دُنیا 3 سانسوں کی ہے،**

1 ...شعب الایمان، جلد:7، صفحہ:355، حدیث:10564۔

ایک سانس جو تم لے چکے، اس میں جو عمل کرنا تھا کر چکے، دوسری سانس وہ ہے جو تم ابھی لے رہے ہو اور تیسری سانس وہ ہے جو ابھی آنی ہے، اس کی تمہیں کوئی خبر نہیں، نہ جانے اگلی سانس لے بھی سکو گے یا اس سے پہلے ہی موت دبوچ لے گی۔ پس تمہارے پاس ایک ہی سانس ہے، اسی میں جو کرنا ہے، کر لو![1]

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: ایک دِن میں نے اپنی آنکھوں سے زِندگی کی حقیقت دیکھی، میرے ایک دوست تھے، وہ مجھے ملنے کے لئے میرے دفتر آئے، میں نے چائے منگوائی، چائے ٹیبل پر رکھی تھی اور وہ مجھ سے باتیں کر رہے تھے، اچانک نہ جانے کیا ہوا، میرے سامنے بیٹھا، باتیں کرتا ہوا میرا دوست چند سیکنڈ میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، آہ! بے چارے کو چائے پینا بھی نصیب نہ ہوا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

موت کو قریب جانئے!

اے عاشقانِ رسول! یہی زِندگی ہے، نہ جانے ہم اگلی سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں، لہٰذا لمبی اُمّیدوں سے بچئے، موت کو ہر وقت اپنے قریب جانئے! اس کی برکت سے دُنیا کی محبّت کم ہو گی، حِرص ولالچ میں کمی آئے گی، گُناہوں سے دِل اُچاٹ ہو گا، توبہ میں جلدی کا ذِہن بنے گا اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل کی سیاہی دُھلے گی اور دِل اُجلا اُجلا چمکدار ہو جائے گا۔

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدمت

---

1 ...منہاج العابدین، صفحہ:159-160 بتغیر۔

میں ایک عورت حاضِر ہوئی اور دِل کی سختی کی شکایت کی، حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا نے فرمایا: موت کو یاد کیا کرو! دِل پاک ہو جائے گا۔ وہ عورت چلی گئی، چند روز بعد دوبارہ آئی اور حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اب دِل کی سختی سے اِفَاقہ ہے۔ (1)

کاش! ہم بھی اپنا یہ ذِہن بنائیں، موت کو یاد کیا کریں، ہو سکے تو قبرستان حاضِر ہو جائیں، قبروں کو دیکھ کر غور و فِکْر کریں، یہ سوچیں کہ ایک دِن میں نے بھی مرنا اور قبر کے گڑھے میں اُترنا ہے، آہ! قبر میں گھپ اندھیرا ہو گا، مٹّی کا بچھونا، اینٹوں کا سرہانہ ہو گا، آہ! قیامت تک یہیں رہنا پڑے گا۔ یُوں قبروں کے متعلق غور و فِکْر کریں گے، موت کو بار بار یاد کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل پاک ہو گا، گُنَاہوں کی سیاہی دُھل جائے گی۔

(2): حَسَد

دِل کی سیاہی کا دُوسرا بڑا سبب حَسَد ہے۔ اپنے مسلمان بھائی سے نعمت چھن جانے کی تمنّا کرنے کو حَسَد کہتے ہیں۔ یہ بہت بُری باطنی بیماری ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں حَسَد کرنے والے سے پناہ مانگنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۠ (پارہ:30، سورۂ فلق:5)	ترجمۂ کنزُالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ کیجئے! حَسَد کتنا بڑا فتنہ اور کتنا بڑا شَر ہے کہ رَبّ

---

(1)... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، باب مایعین ذکر الموت، جلد:5، صفحہ:442، حدیث:156۔

کائنات نے حَسَد کرنے والے کو شیطان کے ساتھ مِلایا اور حکم دیا کہ ان سب سے پناہ مانگو![1]
حدیثِ پاک میں ہے: حَسَد نیکیوں کو ایسے کھاجاتا ہے، جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلادیتی ہے۔[2]
امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حَسَد بے چینی اور بے مقصد غم و فِکْر میں مبتلا کرتا ہے، حَسَد کی وجہ سے انسان ذِلَّت و محرومی کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور **حَسَد کی ایک بڑی تباہ کاری یہ کہ حَسَد دِل کو اندھا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے اَحْکام سننے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔**[3] اللہ پاک فرماتا ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:90)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا بُرا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: یہودیوں کی خواہش تھی ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اس منصب سے محروم رہے اور بنی اسماعیل کو یہ منصب مل گیا تو وہ حسد کی وجہ سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور ان پر نازل ہونے والی اللہ پاک کی کتاب قرآنِ کریم کے منکر ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا کرنے کا ایک سبب ہے

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:163 بتغیر قلیل۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحسد، صفحہ:683، حدیث:4210۔
3 ... منہاج العابدین، صفحہ:164 بتغیر قلیل۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔[1] حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔[2]

لہٰذا جو شخص اپنے دِل کی اِصلاح چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ حَسَد سے بچے، جو کچھ اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے، اس پر راضی رہے، دوسروں کو ملی ہوئی نعمتوں پر نظر نہ رکھے، لالچ، مال و دولت کی محبّت سے بچے، موت کو یاد کرے۔

حسد سے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا حسد نامی رسالہ خریدیئے اور پڑھئے، آپ اس رسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے مُفت ڈاؤن لوڈ (**Download**) بھی کر سکتے ہیں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! حَسَد کی آفت سے نجات ملے گی اور دِل پاک ہو جائے گا۔

(3): جَلد بازی

دِل کی سختی اور اس کی اِصلاح میں ناکامی کا تیسرا بڑا سبب ہے: عُجْلَت (جلد بازی) یعنی کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے، بغیر غَور و فِکْر کئے کر گزرنا۔

جلد بازی 2 طرح دِل کے بگاڑ اور اِصلاح میں ناکامی کا سبب بنتی ہے: **(1):** ایک اِس طرح کہ دِل کی اِصلاح کے لئے وقت درکار ہے؛ اگر کسی ولیٔ کامِل کی نگاہِ عنایت نصیب ہو جائے تب تو ایک ہی نظر میں دِل پاک صاف ہو جاتا ہے، ورنہ اس کے لئے بہت محنت

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:90، جلد:1، صفحہ:183۔
2 ... سنن نسائی، کتاب الجہاد، صفحہ:505، حدیث:3106۔

کرنی پڑتی ہے، نیک اَعْمال سے آہستہ آہستہ دِل پاک ہوتا ہے بلکہ دِل گُناہوں کی سیاہی میں اَٹا ہوا ہو تو ایک طویل عرصہ تو نیکیوں کی عادَت بناتے لگ جاتا ہے، پھر کہیں دِل کی سیاہی اُترنا شروع ہوتی ہے مگر جلد باز آدمی اتنا صبر نہیں کرتا، وہ دو چار دِن کوشش کرتا ہے، بظاہِر فائدہ نہیں دیکھتا تو ہمّت ہار بیٹھتا ہے یُوں اس کے لئے دِل کی اِصْلاح کر پانا انتہائی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے دِل کی اِصْلاح چاہئے تو ضروری ہے کہ آدمی جلد بازی چھوڑ دے اور دِل کی صَفائی کے لئے نیکیوں میں لگا رہے، کوشش کرتا رہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہمارا یہ دین بہت مضبوط ہے لہٰذا نرمی کے ساتھ اس میں آگے بڑھو کیونکہ کاشتکار نہ تو زمین کو بالکل اکھیڑ دیتا ہے نہ ہی اس کا اوپر والا حصہ پہلے جیسا چھوڑتا ہے۔[1] **(2): عُجْلَت** کے سبب دِل کے سخت ہو جانے کی دوسری وجہ ہے کہ دِل کی اِصْلاح کے لئے وَرَع (یعنی پرہیز گاری مثلاً گُناہوں سے بچنا) بہت ضروری ہے اور پرہیز گاری کی اَصْل یہ ہے کہ بندہ ہر کام ٹھہر کر، غور و فِکْر سے کرے، جب آدمی صبر و تحمل اور غور و فکر کے بجائے جلد بازی سے کام لے گا، غور و فِکْر نہیں کرے گا تو اس کا گُناہوں میں مبتلا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے، مثلاً وہ بے سوچے سمجھے بولنے کا عادِی ہوا تو جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گُناہوں میں پڑ سکتا ہے، اگر بغیر سوچے سمجھے کھانے کا عادِی ہے تو حرام کھانے میں مبتلا ہو سکتا ہے، یوں جلد باز کا گُناہوں سے بچ پانا سخت دُشوار ہے اور اگر گُناہوں سے نہ بچ پایا تو دِل کی اِصْلاح کیسے ہو گی؟ بلکہ گُناہوں کی مزید سیاہی دِل پر چڑھتی جائے گی۔

---

1 ...الزہد لابن المبارک، صفحہ:415، حدیث:1178۔

اس لئے دِل کی اِصلاح کے لئے ضروری ہے کہ بندہ جلد بازی سے بچے، بُرُدباری اور تحمل مزاجی اپنائے، ہر کام غور و فِکْر کے ساتھ، تحمل مزاجی اور بُرُدباری سے کرے۔ اس کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر جائز کام سے پہلے چند سیکنڈ رُک کر اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنا لی جائے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بڑھے گا، ہر نیک اور جائِز کام میں اللہ پاک کی رضا کی نیّت شامِل رہے گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل جلد پاک ہو جائے گا۔

(4): تکبُّر

دِل کی سختی کا چوتھا بڑا سبب ہے: **تکبُّر**۔ خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کا نام تکبُّر ہے۔ یہ تو انتہائی تباہ و برباد کرنے والی دل کی بیماری ہے، اگر خدانخواستہ تکبّر پختہ ہو کر غالِب آ جائے تو اس سے نجات ملنا سخت دُشوار ہو جاتا بلکہ بعض اوقات تو تکبّر کے سبب دِل پر مُہر لگا دی جاتی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (پارہ:24، سورۂ مؤمن:35)	ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ یوں ہی مُہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

معلوم ہوا؛ تکبر دِل پر مُہر لگنے کا سبب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بندہ تکبّر سے ہمیشہ بچتا رہے، عاجزی کا پیکر بنے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

[1]... مسند بزار، جلد:3، صفحہ:161، حدیث:946۔

اے عاشقانِ رسول! دِل کی سختی کے یہ 4 بنیادی اَسباب ہیں: **(1):** لمبی اُمّیدیں **(2):** حَسَد **(3):** جلد بازی **(4):** اور تکبّر۔ ہم نے ان چاروں سے بچنا ہے ❁ لمبی اُمّیدیں نہیں پالنی بلکہ موت کو ہمیشہ یادرکھنا ہے، یہی تَصَوُّر باندھنا ہے کہ بَس موت آنے ہی والی ہے ❁ حَسَد کی آگ میں نہیں جلنا، جو اللہ پاک نے عطا کیا، اس پر شکر گزار رہنا ہے اور ہمیشہ دُوسروں کا بھلا ہی چاہنا ہے، کبھی کسی کا بُرا نہیں سوچنا ❁ کبھی بھی جلد بازی سے کام نہیں لینا، ہر کام غور و فِکْر کے ساتھ آرام سے، تحمل سے کرنے کی عادَت بنانی ہے ❁ اور تکبّر سے تو لازمی لازمی بچتے رہنا ہے کہ شیطان کی ہزاروں سال کی عِبَادَت اسی تکبّر کی وجہ سے ضائع ہوئی اور وہ ہمیشہ کے لئے نامراد ہو کر رہ گیا۔ یہ 4 کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل کی اِصلاح ہو گی، دِل اُجلا اُجلا پاک صاف ہو جائے گا۔

دِل کی اِصلاح کے چند مزید نسخے

دِل کی سختی کے چند مزید اَسباب بھی ہیں، مثلاً: احادیث میں آیا ہے کہ زیادہ بولنے اور زیادہ ہنسنے سے دِل مُردَہ ہوتا ہے، لہٰذا زیادہ بولنے سے بچیں، زیادہ ہنسنے سے بھی بچیں۔ بہت اَفْسَوس کی بات ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔**[1] مگر ہمارے ہاں لوگ ہنسنے ہنسانے کو فَن (**Art**) سمجھتے ہیں، ہنس کر، ہنسا کر داد وُصُول کرتے ہیں، آج کل تو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا دَور ہے، لوگ ہنسنے، ہنسانے والی باتیں کر کے، ایسی فُضُول حرکات کر کے ویڈیو بناتے اور **Tik Tok** وغیرہ کے ذریعے وائرل کر کے خُود کو بڑا فنکار

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن والبکاء، صفحہ:681، حدیث:4193۔

سمجھتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ زیادہ ہنسنا، ہنسانا اچھی بات نہیں۔

اسی طرح زیادہ کھانے سے بھی دِل سخت ہوتا ہے، امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا کوئی ایسا ہے جو پیٹ بھر کے کھاتا ہو اور اس کا دِل بھی نرم ہو؟ فرمایا: میں نے نہیں دیکھا (یعنی ایسا ہو نہیں سکتا کہ بندہ پیٹ بھر کے کھائے، پھر بھی اس کا دِل نرم ہی رہے)۔[1] اور دِل کی سختی کا سب سے بڑا سبب گُناہوں کی کثرت ہے، لہٰذا گُناہوں سے بھی ہر دَم بچتے ہی رہنا چاہیے۔

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: دِل کی سختی کا سب سے جلد اَثر کرنے والا علاج یہ کہ بندہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِل کی سختی کا عِلاج 5 باتوں میں ہے: (1): غور و فِکْر کے ساتھ تِلاوت (2): پیٹ کو خالی رکھنا (3): رات کو عِبَادت کرنا (4): سحری کے وقت بارگاہِ اِلٰہی میں گڑ گڑانا (5): اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔[2]

دِل کی سختی کے 3 روحانی علاج

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **مدنی پنج سورہ** میں لکھتے ہیں: (1): جو کوئی ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ یَااللہُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کا باطِن کُشادہ ہو گا (2): جو روزانہ نمازِ فجر کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر 70 مرتبہ یَافَتَّاحُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اُس کے دِل کا زنگ و میل دور ہو گا (3): اور جو روزانہ کسی بھی وقت دِن میں ایک مرتبہ 7 بار یَافَتَّاحُ پڑھا

1 ...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ: 262۔
2 ...ذم قسوۃ القلوب، صفحہ: 263۔

کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا دِل روشن ہو گا۔

12 دینی کاموں میں ایک دینی کام: تفسیر سننے سنانے کا حلقہ

اے عاشقانِ رسول! دل کی اصلاح کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دل کی اصلاح بھی ہو گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: **تفسیر سننے سنانے کا حلقہ۔**

الحمدللہ! عاشقانِ رسول، مبلغینِ دعوتِ اسلامی مسجد میں فجر کی نماز کے بعد **تفسیر سننے سنانے کا حلقہ** لگاتے ہیں، اس میں روزانہ 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں، روزانہ کی 3 آیات یعنی ایک سال کی 1 ہزار 95 آیات، یعنی ہم روزانہ 15 سے 20 منٹ کی کوشش سے تقریباً ڈھائی، 3 سال میں پُورا قرآنِ مجید سُن کر، سیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ آپ بھی اس دینی کام میں ضرور حِصّہ لیجئے اور دِل کو نُورِ قرآن سے روشن کیجئے! آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقِیم تھے، ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر ویزے نہ مِل سکے۔ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی، اِسی دوران ایک اسلامی بھائی

کے مشورے پر انہوں نے شجرہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کردیا۔ اس کی بَرَکت سے ان کا وہ کام حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے بھی مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسِطے | کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”القرآن الکریم“ اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دَعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی گئی ہے، جس کا نام ہے: Al Quran Al kareem (القرآن الکریم)۔ یہ اپلی کیشن Android اور IOS دونوں ڈیوائسز سے ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے بآسانی استعمال کی جا سکتی ہے، اس موبائل اپلی کیشن میں ✱- مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ✱- اور مختلف قاریوں کی آواز میں قرآنِ کریم سننے کی سہولت موجود ہے ✱- اس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سورت یا آیت کو Bookmark بھی کیا جا سکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو Bookmark کی بدولت بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔

یہ اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت و صحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ❀ مسلمانوں کی دِل جُوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ ادب والا لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب بھی ملے گا اور چھوٹے بڑے سب آپ کی عِزّت کریں گے ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنا سُنّت نہیں ❀ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چھوٹے بچوں سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے، آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عمدہ ہوں گے اور بچے بھی آداب سیکھیں گے ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسرے کو گِھن آتی ہے

---

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ...اِبنِ ماجہ، کتاب الزہد، صفحہ:667، حدیث:4101۔

جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سُنّت نہیں بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے بچتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلااِجازتِ شرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی سے کام لیتا ہے۔** فحش بات کا معنیٰ ہے: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبِحَۃِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیْحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے معاملات) کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکر و درود سے	بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول[2]

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1…550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:34۔
2…وسائلِ بخشش، صفحہ:243۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

❶ ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

❷ ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴾6﴿ دُرودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(4)

---

1 ...قَولُ البَدیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے 1 ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 ...تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔